بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بعض اعمالِ صالحہ کی فضیلت

الحمد لله رب العالمين، والصلاة والسلام على أشرف المرسلين، أما بعد:

محترم قارئین! بعض اعمال صالحہ کی فضیلت اوران کے اجروثواب سے متعلق یہ چند صحیح اور حسن احادیث کا مجموعہ پیشِ خدمت ہے، جو صحیح احادیث کی روشنی میں اللہ تبارک وتعالی کی قربت کے خواہاں ہر مسلمان کے لئے مفید ہے، سوہمیں چاہئے کہ ان احادیث اور نبی ﷺ سے ثابت شدہ دیگر صحیح احادیث کی روشنی میں اعمالِ صالحہ کرکے قربتِ الٰہی کے مستحق ہوں، اوراپنے ساتھیوں کے درمیان اس کی نشرواشاعت کریں تاکہ سبھی مستفید ہوں، اورخود نا شردوہرے اجروثواب کا مستحق بنے۔تو قارئین کرام یہ چند احادیث پیشِ خدمت ہیں:

وضو کی فضیلت

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ: ہم لوگوں کے ذمہ اونٹ چرانے کا کام تھا، میں اپنی باری پر ایک دن شام کو اونٹوں کو چرا کر واپس لوٹا تو میں نے نبی ﷺ کو کھڑے ہوئے لوگوں کو حدیث بیان کرتے ہوئے پایا، میں نے بھی آپ ﷺ کی یہ باتیں سنی:" **ما من مسلم يتوضأ فيحسن وضوءه ثم يقوم فيصلي ركعتين، مقبل عليهما بقلبه ووجهه إلا وجبت له الجنة**". قال: فقلت: ما أجود هذه فإذا قائل بين يدي يقول: التي قبلها أجود، فنظرت فإذا عمر. قال: إني قد رأيتك جئت آنفا. قال: " ما منكم من أحد يتوضأ فيبلغ – أو فيسبغ – الوضوء، ثم يقول: "أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ" إلا فتحت له أبواب الجنة الثمانية يدخل من أيها شاء" (جوکوئی مسلم بندہ بھی اچھی طرح وضوکرکے دورکعت نماز دل اور چہرے کی (یعنی مکمل طور پر ظاہری وباطنی) یکسوئی کے ساتھ ادا کرتا ہے تو اس کے لئے جنت واجب ہوجاتی ہے) میں نے کہا: یہ کیا ہی اچھی بات ہے، کہ اچانک میں نے ایک آواز سنی: اس سے پہلے کی بات اس سے بھی اچھی تھی، میں نے ادھر چہرہ کیا تو دیکھا کہ اس کے کہنے والے عمر رضی اللہ عنہ ہیں، انہوں نے کہا: میں نے تمہیں ابھی آتے ہوئے دیکھا ہے، پھرانہوں نے نبی ﷺ کی یہ حدیث سنائی: (جوشخص بھی اچھی طرح وضوکرکے اس دعا کو پڑھے: ,,أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ،، ,,میں گواہی دے رہا ہوں کہ اللہ تعالی کے علاوہ کوئی معبودِ برحق نہیں، اورمحمد ﷺ اللہ کے بندے اوراس کے رسول ہیں،، تو اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جس سے بھی وہ داخل ہونا چاہے داخل ہو) مسلم برقم:۵۵۳۔

نماز کی فضیلت

۱–ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:" **صلاة الرجل في جماعة تزيد على صلاته في بيته وصلاته في سوقه بضعا وعشرين درجة، وذلك أن أحدهم إذا توضأ فأحسن الوضوء ثم أتى المسجد لا ينهزه إلا الصلاة، لا يريد إلا الصلاة، فلم يخط خطوة إلا رفع له بها درجة وحط عنه بها خطيئة حتى يدخل المسجد، فإذا دخل في المسجد كان في الصلاة ما كانت الصلاة هي تحبسه والملائكة يصلون على أحدكم ما دام في مجلسه الذي صلى فيه، يقولون: ,,اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهُ، اَللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ،، ما لم يؤذ فيه، مالم يحدث فيه**". (باجماعت نماز، گھر میں اور بازار میں نماز پڑھنے سے بیس درجہ سے کئی درجے افضل ہے، اور اس کی تفصیل یہ ہے کہ جب کوئی آدمی اچھی طرح وضوکرکے صرف نماز کی خاطر ہی مسجد کو آئے، اورنماز ہی اس کے مسجد آنے کا سبب بنے تو مسجد میں داخل ہونے تک ہر قدم کے عوض میں اس کا ایک درجہ بلند کردیا جاتا ہے اور ایک گناہ مٹادیا جاتا ہے، پھر جب وہ مسجد میں داخل ہوجاتا ہے تو گویا کہ وہ نماز میں ہوتا

ہے جب تک کہ نماز اسے مسجد میں روکی رکھے، اور جب تک وہ اپنی نماز کی جگہ پہ بیٹھا ہوتا ہے فرشتے اس کے لئے دعائے خیر کرتے رہتے ہیں، وہ کہتے ہیں: ,,اَللّٰھُمَّ ارْحَمْہُ، اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَہُ، اَللّٰھُمَّ تُبْ عَلَیْہِ،، ,,یا اللہ تو اس پر رحم کر، یا اللہ تو اس کو بخش دے، یا اللہ تو اس کی توبہ قبول کر لے،، اور ایسا اس وقت تک کرتے رہتے ہیں جب تک کہ وہ ایذا نہ دے، اور اس کا وضو نہ ٹوٹے) مسلم برقم:۱۵۰۶۔

پیارے مسلمان بھائیو! ہر مسلم مرد پر باجماعت نماز ادا کرنا واجب ہے، اور جو بندہ اس عظیم ترین عبادت کو باجماعت مقررہ اوقات پر ادا کرتا ہے اس پر اللہ تعالی کی خصوصی عنایت ہوتی ہے، اور ایک نماز کے بدلے اللہ تعالی اسے اجرِ عظیم عطا کرتا ہے، چنانچہ یہ حدیث بندوں پر اللہ تعالی کے فضل وکرم کو اجاگر کر رہی ہے سو ہمیں اس کے حصول کے لئے سبقت کرنے کی ضرورت ہے۔

۲- ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "من خرج من بيته متطهراً إلى صلاة مكتوبة فأجره كأجر الحاج المحرم ومن خرج إلى تسبيح الضحى لا ينصبه إلا إياه فأجره كأجر المعتمر، وصلاة على إثر صلاة لا لغو بينهما كتاب في عليين". (جو اپنے گھر سے فرض نماز کے لئے وضو کر کے نکلے تو اسے محرِم حاجی کا اجر ملتا ہے اور جو چاشت کی نماز کے لئے نکلے اور اس تکلیف کا سبب صرف چاشت کی نماز ہی بنی ہو تو اسے عمرہ کرنے والے کا اجر ملتا ہے، اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز ادا کرنا جس کے بیچ میں کوئی برائی نہ ہوئی ہو تو وہ علیین میں لکھی جاتی ہے) اس حدیث کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے اور البانی نے اسے حسن کہا ہے (۵۵۸)۔

(**عِلِّیِّیْن**) اللہ تعالی کے یہاں ایک دفتر کا نام ہے جس میں صرف اعمالِ صالحہ ہی لکھے جاتے ہیں۔

۳- عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا: "من صلى العشاء في جماعة فكأنما قام نصف الليل ومن صلى الصبح في جماعة فكأنما صلى الليل كله". (جس نے عشاء کی نماز باجماعت ادا کی تو گویا اس نے نصف رات قیام کیا، اور جس نے صبح کی نماز بھی باجماعت ادا کی تو گویا اس نے پوری رات قیام کیا) مسلم برقم:۱۴۹۱۔

یہ حدیث عشاء اور فجر کی نماز کو باجماعت ادا کرنے کی فضیلت بیان کر رہی ہے کہ اللہ تعالی اپنے ہر اس بندہ کو جو ان دونوں نمازوں کو باجماعت ادا کرتا ہے پوری رات قیام کرنے کا اجر وثواب عطا کرتا ہے۔

۴- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: " من اغتسل يوم الجمعة غسل الجنابة ثم راح فكأنما قرب بدنة ومن راح في الساعة الثانية فكأنما قرب بقرة ومن راح في الساعة الثالثة فكأنما قرب كبشاً أقرن ومن راح في الساعة الرابعة فكأنما قرب دجاجة، ومن راح في الساعة الخامسة فكأنما قرب بيضة فإذا خرج الإمام حضرت الملائكة يستمعون الذكر". (جس نے جمعہ کے دن جنابت کی مانند غسل کیا، پھر (مسجد کی طرف پہلی گھڑی میں) گیا تو گویا کہ اس نے (اللہ کی راہ میں بطورِ صدقہ) ایک اونٹ قربان کیا، اور جو دوسری گھڑی میں گیا تو گویا اس نے گائے قربان کی، اور جو تیسری گھڑی میں گیا تو گویا اس نے سینگھوں والا مینڈھا قربان کیا، اور جو چوتھی گھڑی میں گیا تو گویا اس نے ایک مرغی صدقہ کیا، اور جو پانچویں گھڑی میں گیا تو گویا اس نے ایک انڈا صدقہ کیا، اور جب امام منبر پر آجاتا ہے تو فرشتے جمعہ کے لئے حاضر ہو کر خطبہ سننے لگتے ہیں)۔ بخاری برقم:۸۸۱۔

۵- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: " من شهد الجنازة حتى يصلى عليها فله قيراط، ومن شهدها حتى تدفن فله قيراطان" قيل: فما القيراطان؟ قال: "مثل الجبلين العظيمين". (جو جنازہ میں شرکت کرتا ہے اور میت پر نمازِ جنازہ پڑھنے تک موجود رہتا ہے تو اسے ایک قیراط اجر وثواب ملتا ہے اور جو میت کی تدفین تک موجود رہتا ہے اسے دو قیراط اجر وثواب ملتا ہے)

آپ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ دو قیراط کتنے ہوتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: (دو بڑے پہاڑ کے مانند ہوتے ہیں) مسلم برقم: ۲۱۸۹۔

راوی حدیث نے قیراط کا معنی بیان کیا ہے کہ قیراط جبل احد کے مانند وزن کو کہتے ہیں، اور احد مدینہ کے اندر وہ تاریخی پہاڑ ہے جہاں پر مسلمانوں اور کفارِ قریش کے مابین ۳ھ میں جنگ ہوئی تھی، جس میں ستر صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم شہید ہو گئے تھے اور سید الشہداء حمزہ رضی اللہ عنہ نے بھی اسی جنگ میں شہادت پائی تھی۔

۶- عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "**ركعتا الفجر خير من الدنيا وما فيها**". (فجر کی دو رکعتیں دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے ان سب سے بہتر ہیں) مسلم برقم: ۱۶۸۸۔

یہاں فجر کی دو رکعتوں سے مراد فجر کی دو سنتیں ہیں جو فرض نماز سے قبل ادا کی جاتی ہیں، اور نبی ﷺ ان دونوں رکعتوں کو سفر کی حالت میں بھی ادا کیا کرتے تھے، اس لئے یہ دونوں رکعتیں بہت ہی اہمیت کی حامل ہیں۔ اور اسی اہمیت کے پیشِ نظر ہم دیکھتے ہیں کہ بہت سے مسلمان اس فضیلت کو حاصل کرنے کی خاطر اقامت ہو جانے کے بعد بھی امام کے ساتھ فرض نماز میں شامل ہونے کی بجائے اس سنت کو ادا کرتے رہتے ہیں، حالانکہ ایسا کرنا مکروہ ہے، کیونکہ آپ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے، چند احادیث پیشِ خدمت ہیں:

۱۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (اقامت ہو جانے کے بعد فرض نماز کے علاوہ کوئی دوسری نماز نہیں پڑھنی چاہئے) مسلم برقم ۱۶۴۶۔

۲۔ عبداللہ بن مالک بن بحینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ فجر کی اقامت ہو چکی تھی کہ آپ ﷺ ایک شخص کے پاس آئے جو صبح کی دو سنتیں ادا کر رہا تھا، آپ ﷺ نے اسے کچھ کہا جو ہمیں معلوم نہ ہو سکا، پھر جب ہم نماز سے فارغ ہوئے تو ہم نے اسے گھیر لیا اور کہنے لگے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے تمہیں کیا کہا؟ اس نے جواب دیا: کہ آپ ﷺ نے فرمایا: (قریب ہے کہ اب تم میں کوئی شخص صبح کی نماز چار رکعت پڑھنے لگے گا) بخاری و مسلم برقم ۱۶۴۹۔

۳۔ عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک شخص مسجد میں آیا اور اس نے مسجد کے کونے میں دو رکعت نماز پڑھی پھر نبی ﷺ کے ساتھ فرض نماز میں شریک ہو گیا، رسول اللہ ﷺ نے سلام پھیرنے کے بعد کہا: (اے فلاں! تم نے فرض نماز کسے شمار کیا، ایا اس نماز کو جسے تم نے اکیلے پڑھی، یا اس نماز کو جسے تم نے ہمارے ساتھ پڑھی؟) مسلم ۱۶۵۱۔

پیارے مسلم بھائیو! ان سب روایتوں سے معلوم ہوا کہ فرض نماز ہوتے وقت سنتوں کا پڑھنا مکروہ ہے، رہی یہ بات کہ جو شخص فجر سے پہلے پہلے ان دو سنتوں کو ادا نہیں کر سکا ہے تو کیا اس کے لئے فرض کی ادائیگی کے بعد، یا طلوعِ آفتاب کے بعد ان سنتوں کی قضا شرعی رو سے درست ہے یا نہیں؟ تو اس کے متعلق نبی کریم ﷺ سے ثابت شدہ دو حدیثیں پیشِ خدمت ہیں:

۱۔ قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ فجر کی نماز کے لئے نکلے اور اقامت ہو گئی، میں نے آپ ﷺ کے ساتھ نمازِ فجر ادا کر لی، پھر جب آپ ﷺ واپس ہونے لگے تو آپ نے مجھے نماز پڑھنے کے لئے تیار دیکھ کر کہا: (قیس ذرا ٹھہر جانا! کیا دو نمازیں ایک ساتھ پڑھ رہے ہو؟) میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ میں نے فجر کی دو سنتیں نہیں پڑھی ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: (پھر کوئی حرج کی بات نہیں ہے) اس حدیث کو امام احمد، ابو داؤد، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۲۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (جس نے فجر کی دونوں سنتیں سورج نکلنے تک نہیں پڑھی ہیں تو اسے چاہئے کہ سورج نکلنے کے بعد پڑھ لے) اس حدیث کو امام دار قطنی بیہقی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

ان دونوں حدیثوں سے پتا چلا کہ اگر فجر کی دونوں سنتیں فجر سے پہلے ادا نہیں ہو سکی ہیں تو انہیں نمازِ فجر کے بعد پڑھ لینے میں کوئی حرج کی بات نہیں ہے، اور

جس نے فجر کے بعد بھی نہیں پڑھی ہے تو اسے چاہئے کہ طلوعِ شمس کے بعد پڑھ لے۔

۷- ابوذر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "**يصبح على كل سلامى من أحدكم صدقة، فكل تسبيحة صدقة، وكل تحميدة صدقة، وكل تهليلة صدقة، وكل تكبيرة صدقة، وأمر بالمعروف صدقة، ونهي عن المنكر صدقة، ويجزئ عن ذلك ركعتان يركعهما من الضحى**". (انسان کے ہر جوڑ پر ہر صبح ایک صدقہ واجب ہوتا ہے، سو ہر بار ,,**سبحان الله ، الحمد لله، لا إلٰه إلا الله اور الله اكبر**،، کہنا ایک ایک صدقہ ہے، اور بھلائی کا حکم دینا ایک صدقہ ہے اور برائی سے روکنا ایک صدقہ ہے، اور چاشت کی دو رکعت نماز جسے وہ پڑھ لے ان ساری چیزوں کی طرف سے کافی ہو جاتی ہے) مسلم برقم: ۱۶۷۱۔

۸- ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "**من صلى في يوم ثنتي عشرة سجدة تطوعاً بني له بيت في الجنة**". (جس شخص نے ہر دن بارہ رکعت سنتیں پڑھیں تو اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنا دیا جاتا ہے) مسلم برقم: ۱۶۹۵۔

ان بارہ رکعت سنتوں کی تفصیل حسبِ ذیل ہے:

فجر سے پہلے دو رکعت، ظہر سے پہلے چار رکعت اور بعد میں دو رکعت، مغرب کے بعد دو رکعت اور عشاء کے بعد دو رکعت۔

۹- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: " **صلاة في مسجدي أفضل من ألف صلاة فيما سواه إلا المسجد الحرام، وصلاة في المسجد الحرام أفضل من مائة ألف صلاة فيما سواه**". (دوسری مسجدوں کی بنسبت میری مسجد (مسجد نبوی) میں نماز پڑھنا (باعتبارِ ثواب) ایک ہزار گنا بہتر ہے سوائے مسجدِ حرام کے، اور دوسری مسجدوں کی بنسبت مسجدِ حرام میں ایک وقت کی نماز ایک لاکھ گنا بہتر ہے) اس حدیث کو ابن ماجہ نے روایت کیا ہے (۱۴۰۶)، سیوطی اور البانی نے اسے صحیح کہا ہے۔

۱۰- سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "**من تطهر في بيته ثم أتى مسجد قباء فصلى فيه صلاة كان له كأجر عمرة**". (جس نے اپنے گھر میں طہارت حاصل کی پھر مسجدِ قباء آ کر نماز پڑھی تو اسے عمرہ کے برابر اجر ملتا ہے) اس حدیث کو ابن ماجہ نے روایت کیا ہے (۱۴۱۲)، البانی نے اسے صحیح کہا ہے۔

مسجدِ حرام، مسجدِ نبوی، بیت المقدس اور مسجدِ قباء کے علاوہ دیگر مساجد کی فضیلت میں نبی ﷺ سے کوئی حدیث ثابت نہیں ہے، سو ان کے علاوہ دیگر مساجد کی فضیلت کا اعتقاد نہیں رکھنا چاہئے، اور بہت سے جاہل لوگ جو دیگر مساجد اور ان میں نماز کی فضیلت کا اعتقاد رکھتے ہیں ان کا یہ اعتقاد باطل اور مردود ہے۔

روزہ کی فضیلت

۱- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "**كل عمل ابن آدم يضاعف، الحسنة بعشر أمثالها إلى سبعمائة ضعف، قال الله عز وجل: "إلا الصوم فإنه لي وأنا أجزي به؛ يدع شهوته وطعامه من أجلي، للصائم فرحتان: فرحة عند فطره وفرحة عند لقاء ربه ولخلوف فيه أطيب عند الله من ريح المسك**". (ابن آدم کا ہر عمل دونا ہوتا ہے، وہ اس طرح کہ ایک نیکی دس سے سات سو گنے تک بڑھتی ہے، اللہ عزّ وجلّ نے فرمایا: ,,سوائے روزہ کے اسے بندہ میرے لئے رکھتا ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دونگا، بندہ اپنی خواہشات اور کھانے کو میری خاطر چھوڑتا ہے، روزہ دار کو دو مرتبہ خوشیاں حاصل ہوتی ہیں، پہلی خوشی افطار کے وقت اور دوسری اپنے رب سے ملاقات کے وقت، اور یقیناً روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالی کو مشک کی بو سے زیادہ پسند ہے) مسلم برقم: ۲۷۰۷۔

۲- ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے سوال کیا: (**يا رسول الله! كيف بمن يصوم الدهر كله؟ قال: "لا صام ولا أفطر**" –

أو قال– "لم يصم ولم يفطر". قال: كيف من يصوم يومين ويفطر يوماً؟ قال: "ويطيق ذلك أحد؟". قال: كيف من يصوم يوماً ويفطر يوماً؟ قال: "ذلك صوم داود عليه السلام". قال: كيف من يصوم يوماً ويفطر يومين؟ قال: "وددت أني طُوِّقْتُ ذلك". ثم قال رسول الله ﷺ: "ثلاث من كل شهر ورمضان إلى رمضان فهذا صيام الدهر كله، وصيام عرفة أحتسب على الله أن يكفر السنة التي قبله والسنة التي بعده، وصيام يوم عاشوراء أحتسب على الله أن يكفر السنة التي قبله".

(اے اللہ کے رسول! جو شخص ہمیشہ روزہ رکھتا ہے اس کے متعلق آپ کا کیا کہنا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: (اس نے نہ تو روزہ رکھا اور نا ہی افطار کیا) پھر عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: جو شخص دو دن روزہ رکھتا ہے اور ایک دن افطار کرتا ہے اس کے متعلق آپ کا کیا کہنا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: (کون اس کی طاقت رکھتا ہے؟) پھر عمر نے دریافت کیا جو شخص ایک دن روزہ رکھتا ہے اور ایک دن افطار کرتا ہے اس کے متعلق آپ کا کیا کہنا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: (یہ داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے) پھر عمر نے پوچھا جو شخص ایک دن روزہ رکھتا ہے اور دو دن افطار کرتا ہے اس کے متعلق آپ کا کیا کہنا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: (میری چاہت ہے کہ مجھے اس کی طاقت ہوتی) پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (ہر مہینہ میں تین دن کا روزہ اور رمضان کے روزے ایک رمضان سے اگلے رمضان تک یہ ہمیشہ کا روزہ ہے، اور یومِ عرفہ کے روزہ سے متعلق مجھے اللہ سے امید ہے کہ یہ اگلے اور پچھلے سال کے گناہوں کا کفارہ بن جائے گا، اور عاشوراء (۱۰ محرم) کے روزہ سے متعلق مجھے اللہ سے امید ہے کہ یہ پچھلے سال کے گناہ کا کفارہ بن جائے گا) مسلم برقم: ۲۷۴۶۔

یہ ایک عظیم ترین حدیث ہے جس میں نبی ﷺ نے سال کے ہر دن روزہ رکھنے کو ممنوع قرار دیا ہے اور یہ بھی واضح کر دیا ہے کہ ایسا کرنا اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے حکم کی خلاف ورزی ہے، نیز اس حدیث میں آپ ﷺ نے اس امر کی نشاندہی کی ہے جس سے انسان پورے سال روزہ رکھنے کا اجر وثواب پاتا ہے، اور وہ اس طرح سے کہ رمضان کا روزہ رکھے اور اگلے رمضان تک ہر مہینہ میں تین تین دن روزہ رکھے تو اس سے پورے سال روزہ رکھنے کا اجر وثواب ملتا ہے، اور اسی طرح عرفہ یعنی ۹ ذوالحجہ اور عاشوراء یعنی ۱۰ محرم کے روزہ کی فضیلت کو بھی بیان کیا ہے، لیکن عاشوراء کے روزہ کے متعلق آپ ﷺ نے دوسری حدیثوں میں یہود کی مخالفت کی خاطر دس محرم کے ساتھ ساتھ نو یا گیارہ کو بھی روزہ رکھنے کی تعلیم دی ہے، اس لئے ہمیں دس کے ساتھ ساتھ نو یا گیارہ محرم کو بھی روزہ رکھنا چاہئے تاکہ یہود کی مخالفت بھی ہو جائے اور عاشوراء کے روزہ کا اجر وثواب بھی حاصل ہو جائے۔

۳– ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا: "من صام رمضان ثم أتبعه ستاً من شوال كان كصيام الدهر". (جو کوئی رمضان کے مکمل روزے رکھ کر شوال کے چھ روزے رکھے تو یہ (ثواب کے اعتبار سے) پورے سال کے روزے کی مانند ہے) مسلم برقم: ۲۵۷۹۔

۴– زید بن خالد الجہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "من فطر صائماً كان له مثل أجره غير أنه لا ينقص من أجر الصائم شيئاً". (جس نے روزہ دار کو افطار کرایا تو اسے روزہ دار کے برابر اجر ملے گا اور روزہ دار کے اجر وثواب میں کسی طرح کی کمی نہیں ہوگی) اس حدیث کو ترمذی نے روایت کیا ہے اور اسے حسن صحیح کہا ہے (۸۰۷)۔

حج اور عمرہ کی فضیلت

۱۔ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (اَلْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِّمَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ) ,,ایک عمرہ کے بعد دوسرا عمرہ کرنا، دونوں عمرہ کے بیچ کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے، اور حج مبرور کا ثواب جنت ہی ہے،، بخاری اور مسلم (۳۲۸۹)۔

٢۔ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : (فَعُمْرَةٌ فِيْ رَمَضَانَ تَقْضِيْ حَجَّةً أَوْ حَجَّةً مَعِيْ) ,,رمضان میں عمرہ کا ثواب حج کے ثواب کے برابر یا میرے ساتھ حج کرنے کے ثواب کے برابر ہوتا ہے،، مسلم (٣٠٣٩)۔

ذکر اور دعا کی فضیلت

١ – جویریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک دن میں اپنے مصلّی پر ہی تھی کہ نمازِ فجر ادا کرنے کے بعد نبی ﷺ میرے پاس سے باہر گئے، پھر آپ چاشت کے وقت واپس لوٹے اور میں اپنی جگہ پر ہی بیٹھی تھی تو آپ ﷺ نے فرمایا: "ما زلت على الحال التي فارقتك عليها؟" قالت: نعم، قال النبي ﷺ : لقد قلت بعدك أربع كلمات ثلاث مرات لو وُزِنت بما قلت منذ اليوم لوزنتهن: "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِضٰى نَفْسِهِ وَزِنَةَ عَرْشِهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ". (جس حالت میں مَیں نے تمہیں چھوڑا تھا اب تک تم اسی حالت پہ باقی ہو؟) تو انہوں نے کہا: ہاں، پھر نبی ﷺ نے کہا: (میں نے تمہارے پاس سے جانے کے بعد چار کلمات تین بار کہے ہیں، اگر ان کا موازنہ تم نے صبح سے جو کلمات کہے ہیں ان سے کیا جائے تو ان پر بھاری پڑ جائیں گے، اور یہ کلمات ہیں: ,,سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِضَىٰ نَفْسِهِ وَزِنَةَ عَرْشِهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ،، میں اللہ کی پاکی بولتا ہوں اس کی خوبیوں کے ساتھ، اس کی مخلوقات کی تعداد کے برابر، اس کی رضامندی اور خوشی کے برابر، اس کے عرش کے وزن کے برابر اور اس کے کلمات کی تعداد کے برابر) مسلم برقم: ٦٩١٣۔

یعنی بے انتہا و بے شمار اس لئے کہ اللہ کے کلمات کی کوئی حد نہیں ہے، سارے سمندر بھی اگر روشنائی ہو جائیں اور اس سے اس کے کلمات لکھے جائیں، تو اللہ کے کلمات تو ختم نہ ہونگے، لیکن سمندر کی روشنائی ختم ہو جائیگی۔

٢ – ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "من قال: "لاَ إِلٰهَ إِلاَّ اللهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ" في يوم مائة مرة كانت له عدل عشر رقاب، وكتبت له مائة حسنة، ومحيت عنه مائة سيئة، وكانت له حرزا من الشيطان يومه ذلك، حتى يمسي، ولم يأت أحد بأفضل مما جاء به إلا أحد عمل أكثر من ذلك، ومن قال: "سبحان الله وبحمده" في يوم مائة مرة، حطت خطاياه ولو كانت مثل زبد البحر". (جس نے ایک دن میں سو بار "لاَ إِلٰهَ إِلاَّ اللهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ" کہا، تو اسے دس غلام آزاد کرنے کے برابر اجر و ثواب ملتا ہے، اور اس کے لئے سو نیکیاں لکھی جاتی ہیں، اور اس کی سو برائیاں مٹا دی جاتی ہیں، اور پورے دن شام تک شیطان سے وہ مامون رہتا ہے، اور کوئی بھی شخص اس دن اس سے بہتر عمل کرنے والا نہ ہوگا سوائے اس شخص کے جس نے یہ کلمات سو سے زیادہ بار کہے ہیں، اور جس نے ایک دن میں سو بار ,,سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ،، کہا، تو اس کے گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں اگرچہ سمندر کے جھاگ کے برابر کیوں نہ ہوں) مسلم برقم: ٦٨٤٢۔

٣ – مصعب بن سعد رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ مجھ سے میرے والد محترم سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "أيعجز أحدكم أن يكسب كل يوم ألف حسنة؟" فسأله سائل من جلسائه: كيف يكسب أحدنا ألف حسنة؟ قال: "يسبح مائة تسبيحة فيكتب له ألف حسنة، وتحط عنه ألف خطيئة". (کیا تم میں سے کوئی ہر دن ایک ہزار نیکی کمانے سے عاجز ہے؟) جس پر مجلس میں بیٹھے ہوئے ایک آدمی نے کہا: کیسے ہم میں سے کوئی ایک ہزار نیکی حاصل کر سکتا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: (سو بار ,,سُبْحَانَ اللّٰهِ،، کہے، اس کے لئے ایک ہزار نیکیاں لکھی جائیں گی اور اس کے ایک ہزار گناہ مٹا دیئے جائیں گے) مسلم برقم: ٦٨٥٢۔

٤ – ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے دریافت فرمایا: "أيعجز أحدكم أن يقرأ ثلث القرآن في ليلة؟"

فشق ذلک علیهم وقالوا: أینا یطیق ذلک یا رسول الله؟ فقال: "الله الواحد الصمد، ثلث القرآن". (کیاتم میں سے کوئی ایک رات میں ایک تہائی قرآن پڑھنے سے عاجز ہے؟) لوگوں پر یہ بہت ہی شاق گذرااورانہوں نے کہا: کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم میں سے کون شخص اس کی طاقت رکھتا ہے؟

تو آپ ﷺ نے فرمایا: (,,الله الواحد الصمد،، ثلث قرآن ہے) بخاری برقم: ۵۰۱۵۔یعنی ایک بار سورۂ اخلاص پڑھنا ایک تہائی قرآن پڑھنے کے برابر ہے۔

۵- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "إن سورة من القرآن ثلاثون آیة شفعت لرجل حتی غفر له وهي سورة تبارک الذي بیده الملک". (قرآن کا ایک سورہ جس میں تیس آیتیں ہیں اس نے ایک آدمی کے متعلق سفارش کیا یہاں تک کہ اسے بخش دیا گیا، اور یہ سورہ ,,تبارک الذی بیده الملك،، ہے) اس حدیث کو ترمذی نے روایت کیا ہے اور اسے حسن کہا ہے (۲۸۹۰)۔

سونے سے پہلے پابندی کے ساتھ نبی کریم ﷺ اس سورہ کی تلاوت کیا کرتے تھے۔

۶- عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "من قرأ حرفاً من کتاب الله فله به حسنة، والحسنة بعشر أمثالها لا أقول الم حرف، ولکن ألف حرف، ولام حرف، وميم حرف". (جس نے قرآن کا ایک حرف پڑھا تو اسے ایک نیکی ملتی ہے اور ہر نیکی دس گنا اضافہ کے ساتھ ملتی ہے، میں یہ نہیں کہتا کہ ,,الـــم،، ایک حرف ہے بلکہ ,,الف،، ایک حرف ہے، ,,ل،، ایک حرف ہے اور ,,م،، ایک حرف ہے) اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ اس طریق سے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے (۲۹۱۰)۔

صدقه کی فضیلت

۱- صفوان بن سلیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "الساعي علی الأرملة والمسکین کالمجاهد في سبیل الله أو کالذي یصوم النهار ویقوم اللیل". (بیوہ عورتوں اور مسکین کی مصلحت کے لئے کوشش کرنے والا شخص مجاہد فی سبیل اللہ کے برابر ہے یا اس شخص کے برابر ہے جو دن بھر روزہ رکھتا ہو اور رات بھر قیام کرتا ہو) بخاری برقم: ۶۰۰۶۔

۲- سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "أنا وکافل الیتیم في الجنة هکذا". وقال بإصبعیه السبابة والوسطی". ''میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا شخص جنت میں اس طرح (قریب) ہونگے'' اور آپ نے اپنی شہادت کی انگلی اور بیچ والی انگلی سے اشارہ کیا) بخاری برقم: ۶۰۰۵۔

علمائے کرام نے کہا ہے کہ یتیم کی کفالت درجِ ذیل امور کے ذریعہ ہوتی ہے: نان ونفقہ اور کپڑے کا انتظام کرکے اور یتیم کی بہترین تربیت کرکے، نیز اس فضیلت کا حقدار ہر وہ شخص ہے جو یتیم کی کفالت یا تو اپنے مال سے کرے یا خود یتیم کے مال کو شرعی طور پر یتیم پر خرچ کرکے کرے۔

جهاد کی فضیلت

۱- سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "رباط یوم ولیلة خیر من صیام شهر وقیامه، وإن مات جری علیه عمله الذي کان یعمله، وأجري علیه رزقه وأمن الفتان". (ایک دن اور رات محاذ پر پہرہ دینا ایک مہینہ دن میں روزہ رکھنے اور رات میں قیام کرنے سے بہتر ہے، اور اگر اسی میں اس کی موت ہوگئی تو جن اعمال کو وہ کیا کرتا تھا ان کا اجر اسے ملتا رہے گا، جنت کا رزق بھی اس پر جاری کردیا جائے گا، اور منکر ونکیر کی آزمائش سے بھی مامون رہے گا) مسلم برقم: ۴۹۳۸۔

۲ – زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "من جهز غازياً في سبيل الله فقد غزا، ومن خلف غازياً في سبيل الله بخير فقد غزا" (جس نے کسی مجاہد کو اللہ کے راستے میں ساز وسامان کے ساتھ تیار کیا تو یقیناً اس نے جہاد کیا، اور جس نے کسی اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے کی بہترین جانشینی کی تو یقیناً اس نے بھی جہاد کیا) بخاری برقم: ۲۸۴۳۔

دعوت إلى الله کی فضیلت

۱ – ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "من دعا إلى هدى كان له من الأجر مثل أجور من تبعه، لا ينقص ذلك من أجورهم شيئاً، ومن دعا إلى ضلالة كان عليه من الإثم مثل آثام من تبعه لا ينقص ذلك من آثامهم شيئاً". (جس نے کسی شخص کو ہدایت کی طرف بلایا تو اسے ہدایت پانے والے کا بھی اجر ملے گا اور ہدایت پانے والے شخص کے اجر وثواب میں کوئی کمی نہیں ہوگی، اور جس نے گمراہی کی طرف بلایا تو اسے گمراہی کے راستے پر چلنے والے کا بھی گناہ ملے گا اور گمراہی کے راستے پر چلنے والے کے گناہ میں کوئی کمی نہیں ہوگی) مسلم برقم: ۶۸۰۴۔

ترجمہ:

ابو عبداللہ آفتاب عالم محمد انس

نظر ثانی:

محمد قاسم الدہلوی

طبع ونشر:

دفتر تعاون برائے دعوت وارشاد سُلی – ریاض

ٹیلی فون: ۲۴۱۰۶۱۵_۲۴۱۴۴۸۸/۰۱

فیکس: ۲۴۱۱۷۳۳/۰۱

من فضائل الأعمال

ترتيب:

عبد المنعم بن محمد العبد المنعم

باللغة الأردية

بعض اعمالِ صالحہ کی فضیلت

طبع ونشر:

دفتر تعاون برائے دعوت وارشاد سُلی – ریاض